موبائل اکاؤنٹ سے ملنے والے فری منٹس اور بیسی کا حکم

مفتی محمد اکمل قادری جامعہ نظامیہ لاہور
مفتی عطاء الرحمٰن صاحب

آج کل یہ سوال عام ہے کہ بعض موبائل کمپنیاں (مسلمانوں کی ہوں خواہ کفار کی) مثلاً (Jazz) میں اکاؤنٹ کھولنے پر مفت منٹ استعمال کے لئے ملتے ہیں یعنی اکاؤنٹ میں ایک ہزار روپے رکھنے پر تیس (۳۰) یا زیادہ مفت منٹ استعمال کے لئے ملیں گے۔ ازروئے شرع اس اکاؤنٹ کے ذریعہ ملنے والے مفت منٹس کا استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اس سوال کا جواب دو مفتیان کرام کے بیانات کی صورت میں پیش خدمت ہے۔

مسئولہ صورت میں کمپنی چونکہ باقاعدہ ایک معاہدہ کے تحت اپنے اکاؤنٹ ہولڈر (صارف/Client) کو مذکورہ سہولیات دیتی ہے جب کہ اکاؤنٹ ہولڈر کی رقم (مشروط معاہدہ کے مطابق) کمپنی کے پاس بطور قرض ہوتی ہے، قرض کے علاوہ کوئی اور صورت نہیں بنتی، مثلاً: (۱) رقم کمپنی کے پاس امانت کی حیثیت سے ہو۔ (۲) کمپنی کو وہ رقم تحفۃً دی گئی ہو۔ (۳) کمپنی کے ساتھ اکاؤنٹ کھولنے والے نے کوئی کاروبار شراکت یا مضاربت کے اصولوں کی بنیاد پر کیا ہو۔ ان مذکورہ عقود میں سے کوئی بھی عقد شرعی نہیں ہوتا، تو لامحالہ رقم کمپنی پر قرض ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ اکاؤنٹ ہولڈر جب بھی اپنی رقم لینا چاہے، لے سکتا ہے اور اسے رقم بھی واپسی پر پوری ملتی ہے۔

جب وہ رقم کمپنی پر قرض ہے اور کمپنی خواہ مسلمانوں کی ہو یا کفار کی، ایک مخصوص معاہدہ کے تحت قرض کے بدلے مذکورہ سہولیات دیتی ہے تو کمپنی کا قرض کے بدلے مشروط نفع دینا شرعاً سود ہے اور اکاؤنٹ ہولڈر کا مفت منٹ کی صورت میں نفع لینا ناجائز و حرام ہے۔

فقہ حنفی کی معروف کتاب، ہدایہ میں سود کی تعریف درج ذیل ہے:

☆قوِ بنفسك ولا تعتمد على الناس واعتبر انهم عليك لا لك وليس معك الا الله ولا تغتر بالاخوان فى الرخاء.☆

"الربا: هو الفضل المستحق لاحد المتعاقدين في المعاوضة الخالي عن عوض شرط فيه."

سود عقد معاوضہ میں ثابت ہونے والا ایسا اضافہ ہے جو عوض سے خالی ہو۔(الھدایۃ: کتاب البیوع 'باب الربو'ج٣'ص٨٠'مطبع مجتبائی دھلی)

رسول اللہ ﷺ نے قرض کے عوض نفع کے متعلق ارشاد فرمایا:

"كل قرض جر منفعة فهو ربا"

جو قرض بھی نفع لائے وہ سود ہے۔

(کنز العمال :فصل فی لواحق کتاب الدین 'رقم الحدیث:١٥٥١٦'ج٦'ص٢٣٩'مؤسسة الرسالۃ بیروت)

قرض کے بدلے نفع لینے اور ملنے کے متعلق امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ ایک سوال کے جواب میں تفصیلا ارشاد فرماتے ہیں:

"اگر قرض دینے میں یہ شرط (نفع لینے یا دینے کی) ہوئی تھی تو بیشک سود حرام قطعی وگناہ کبیرہ ہے'ایسا قرض دینے والا ملعون اور لینے والا بھی اسی کے مثل ملعون ہے اگر بے ضرورت شرعیہ لیا ہو۔اور اگر شرط نہ ٹھہری تھی'بلکہ دس روپے کا نوٹ قرض لیا کہ اس کے عوض دس روپے کا نوٹ ادا کیا جائے گا'پھر عمرو کے دل میں خیال آیا کہ نوٹ کے بدلے دس اور دو روپے اپنی طرف سے احسانا بڑھا کر بارہ روپے دے دے تو یہ جائز واحسان ہے"۔(فتاوی رضویہ :ج١٧'ص٣٧٨۔٣٧٩'رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

"سود لینا نہ مسلمان سے جائز نہ ہندو سے'لاطلاق قوله تعالى "وحرم الربوا" امانو خذ من الحربي في دار الحرب فمال مباح ليس بربا. (اس ارشاد باری تعالی کے اطلاق کی وجہ سے کہ "اور اس نے سود کو حرام کردیا'لیکن جو کچھ دار الحرب میں حربی سے لیا جائے'وہ مباح مال ہے'سود نہیں۔)"(فتاوی رضویہ:ج١٧'ص٣٠٨'رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اس تفصیل سے ایک اہم بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ جب کسی کو قرض دیا جائے اور اس وقت قرض دینے والے نے زائد لینے کی یا کسی بھی طرح سے منفعت حاصل کرنے کی شرط نہ لگائی ہو اور نہ ہی مشروط

انتفاع عرفاً دینا لازم ہو اسی طرح قرض کی واپسی کے وقت بھی قرض دینے والا زائد لینے یا کوئی منفعت حاصل کرنے کی شرط نہ لگائے' بلکہ مقروض قرض ادا کرتے وقت از خود اپنی رضامندی سے زائد دے دے تو مقروض کا زائد دینا بطور احسان ہے جو کہ قرض دہندہ کے لئے لینا حلال ہے۔

اس کی تائید رسول اللہ ﷺ کی احادیث طیبات سے بھی ہوتی ہے' جیسا کہ امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

''جبکہ زیادہ دینا نہ لفظا موعود نہ عادۃ معہود' تو معنی ربا یقیناً مفقود۔ خصوصاً جبکہ خود لفظوں میں نفی ربا کا ذکر موجود' بلکہ یہ صرف ایک نوع احسان وکرم ومروت ہے اور بیشک مستحب وثابت بہ سنت' لحدیث صحیح البخاری و صحیح مسلم عن جابر بن عبدالله الانصاری رضی الله تعالی عنهما قال اتیت النبی صلی الله تعالی علیه وسلم و کان لی علیه دین فقضائی وزادنی (ملخصا) ولحدیثهما عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال کان لرجل علی النبی صلی الله علیه وسلم سن من الابل فجاء ه یتقاضاه فقال:اعطوه 'فطلبو اسنه فلم یجدو اله الا سنافوقها' فقال:اعطوه 'فقال اوفیتنی اوفاک الله 'فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان اخبارکم احسنکم قضاء' ولحدیث قوله صلی الله علیه وسلم لوزان:زن وارجع .رواه احمدو الاربعة وابن حبان والحاکم عن سویدبن قیس العبدی رضی الله تعالی عنه قال الترمذی حسن صحیح وقال الحاکم صحیح وهذاالوزان فی مکة ورواه الطبرانی فی الاوسط وابویعلی فی المسندوابن عساکرعن ابی هریرةرضی الله تعالی عنه وهذا لوزان فی المدینة''۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث کی وجہ سے کہ سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا' میرا آپ پر کچھ قرض تھا' آپ نے وہ ادا فرمادیا اور کچھ زیادہ بھی مجھے عنایت فرمایا۔ اور ان دونوں کی اس حدیث کی وجہ سے کہ سیدنا حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: ایک شخص کا نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک عمر کا اونٹ قرض تھا' وہ شخص خدمت اقدس میں آیا اور قرض کا تقاضا کرنے لگا' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ اس کو اونٹ دے دو' تلاش کرنے پر اس کے اونٹ جیسا اونٹ نہ

☆اترك التردد فی اتخاذ القرار وایاك والتذبذب فی المواقف بل اجزم واعزم وتقدم.☆

ملا مگر اس سے زائد عمر کا اونٹ ملا تو آپ نے فرمایا کہ یہی اونٹ اس شخ کو دے دو اس شخص نے کہا آپ نے مجھے بھر پور عطا فرمایا اللہ تعالی آپ کو بھر پور عطا فرمائے۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرض کی ادائیگی میں تم سے بہتر ہے۔اور اس حدیث کی وجہ سے جس میں نبی کریم ﷺ نے وزن کرنیوالے سے فرمایا کہ وزن کراور ترازو کو جھکا (یعنی قدرے زیادہ دے)۔اس کو امام احمد، سنن اربعہ، ابن حبان اور حاکم نے سوید بن قیس عبدی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا، امام ترمذی نے کہا یہ حسن صحیح ہے۔امام حاکم نے کہا یہ صحیح ہے اور یہ وزن کرنے والا مکہ مکرمہ میں تھا، اور اس کو طبرانی نے معجم اوسط میں، ابو یعلی نے مسند میں اور ابن عساکر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا اور یہ وزن کرنے والا مدینہ منورہ میں تھا۔

سوال میں مذکور طریقہ کار کے مطابق کمپنیاں اکاؤنٹ ہولڈر سے ابتداء ہی باقاعدہ معاہدہ کے پیش نظر قرض کے عوض موبائل فون کے مفت منٹ دینے کا اقرار کرتی ہیں تو کسی بھی مسلمان کے لیے مذکورہ اکاؤنٹ سے کالز کے لیے ملنے والے مفت منٹ کو استعمال کرنا ناجائز وحرام ہے۔ھذا ماظھر لی وارجوان یکون صوابا واللہ تعالی اعلم بالصواب ☆☆☆

جناب مفتی عطاء الرحمٰن صاحب سے فری منٹس اور بیسی کے بارے میں سوال کیا گیا، سوال وجواب پیش خدمت ہیں۔

سوال نمبر ا: میرے استعمال میں ایک سم ہے، کمپنی والوں نے اپنے کسٹمرز (صارفین) کو یہ سہولت فراہم کی ہے کہ جو بھی کسٹمر اپنی ٹیلی نار کی سم پر اپنا اکاؤنٹ ٹیلی نار کمپنی کے تحت کھلوانا چاہتا ہے تو کمپنی کی طرف سے اس کو ماہانہ اٹھارہ سو منٹ اور پانچ سو MB انٹرنیٹ بھی مفت دیئے جاتے ہیں۔بشرطیکہ کسٹمر اپنے اکاؤنٹ میں ۲۰۰۰ روپے جمع کرائے۔

اور یہ ۲۰۰۰ روپے کمپنی والوں کے پاس امانت کے طور پر ہوں گے جب بھی یہ اپنا اکاؤنٹ ختم کرنا چاہیں تو اس کو ۲۰۰۰ روپے واپس کر دیئے جائیں گے۔

اس صورت کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: صورت مسؤلہ میں ٹیلی نار کمپنی کی جانب سے اپنے صارفین کو دی گئی مذکورہ سہولت (جس کا سوال میں ذکر ہے) سے فائدہ اٹھانا شرعاً ناجائز ہے اس لیے کہ صارف ۲۰۰۰ روپے بطور امانت جمع

کروا کر کمپنی کے تحت اکاؤنٹ کھلواتا ہے جس پر کمپنی موبائل اکاؤنٹ میں ۲۰۰۰ روپے بیلنس ظاہر کرتی ہے جوکہ ایک طرح سے قرضہ کی رسید ہے لہٰذا ۲۰۰۰ روپے جمع کروانے کی شرط پر کمپنی کا اپنے صارف کو ۸۰۰ امنٹ اور ۵۰۰MB وغیرہ کی فراہمی درحقیقت قرض پر نفع دینا ہے جوکہ شریعت کی نگاہ میں سود ہونے کی وجہ سے جائز نہیں ہے۔

قرآن کریم میں ہے کہ:

واحل الله البيع وحرم الربوا (البقرۃ آیت ۲۷۵) اور اصول ہے کہ **كل قرض جر نفعا فهو ربا**.....یعنی ہر وہ قرض جو اپنے ساتھ منافع لائے وہ منافع سود ہے......اور سود حرام ہے۔

سوال نمبر۲: (الف) بیسی اور کمیٹی سسٹم کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ آیا یہ سود کے زمرے میں تو نہیں آتی ہے؟

(ب) ہمارے ایک دوست بیسی کا انتظام کرتے ہیں جس کے کل ارکان ۱۰ ہیں' ہمارے دوست ہر ماہ تمام ممبران سے رقم وصول کر کے بذریعہ قرعہ اندازی نام نکلنے والے فرد کے حوالہ کرتے ہیں' لیکن ہر مرتبہ وہ مجموعی رقم سے ۵۰۰ روپے اپنی جیب میں ڈالتے ہیں' ان کا کہنا ہے کہ یہ میرا حق ہے کیونکہ میں سب کو فون کرتا ہوں ان سے پیسے وصول کرتا ہوں اس پر میرا خرچہ بھی ہوتا ہے اور وقت بھی لگتا ہے اس لیے ۵۰۰ روپے لیتا ہوں ایسا کرنا درست ہے کہ نہیں۔

جواب: (الف) صورت مسئولہ میں ''بی سی'' یا کمیٹی کا نظام شرعاً درست ہے' اس کی حیثیت قرض کی ہے' ہر شریک اتنی ہی رقم کا مستحق ہوتا ہے جتنی وہ مجموعی اعتبار سے جمع کرائے گاہاں اگر اس میں شرائط لگائی جائیں کہ کسی کو کم' کسی کو زیادہ یا بولی لگا کر فروخت کی جائے تو یہ صورتیں درست نہیں' یہ سود کے زمرے میں داخل ہوں گی۔

جواب: (ب) کمیٹی جمع کرنے والا ممبر خود بھی کمیٹی میں شریک ہے تو اس کے لیے ہر ماہ پانچ سو روپے رکھ لینا جائز نہیں' یہ قرض پر نفع ہے جوکہ حرام ہے' اگر کمیٹی کے ممبران سمجھتے ہیں کہ یہ جمع کرنے والا شخص واقعتاً محنت ومشقت کرتا ہے تو الگ سے اس کے لیے اجرت مقرر کر سکتے ہیں' کمیٹی کی رقم سے نہیں۔

کمافی الشامیۃ ج۵/ص۱۶۶ط سعید) وفی الاشتباہ کل قرض جر نفعا حرام (ای اذا کان مشروطا)

☆لا تغضب فان الغضب يفسد المزاج ويغير الخلق ويسيء العشرة ويفسد المودة ويقطع الصلة.☆